اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ جنوری۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کھانسی کی شکایت ہے گلے کی۔ تکلیف کو بھی آرام نہیں آیا۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

انڈونیشیا کے مبلغ کی تشویشناک حالت

ربوہ یکم فروری (بذریعہ) وکالت تبشیر کی طرف سے ایک اطلاع کے مطابق انڈونیشیا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تبلیغی مشن کے انچارج مولوی شاہ محمد صاحب سخت بیمار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائی کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

کوریا کے ہر محاذ پر گھمسان کا رن

ٹوکیو یکم فروری۔ جنگ کوریا کے متعلق تازہ ترین اطلاعات کے مطابق آج ہر محاذ پر از سرِ نو جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ وسطی محاذ پر تین ہزار کمیونسٹ فوجوں نے امریکی اور فرانسیسی گشتی دستوں پر بڑھ کر حملے کئے۔ اطلاع ملی ہے کہ ریلیوں کے اہم مرکز وانجو سے ۱۲ میل مشرق میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ مغربی محاذ پر اقوامِ متحدہ کے گشتی دستے آگے بڑھ کر اب سیئول سے صرف ۹ میل رہ گئے ہیں۔

لیگی امیدواروں کے ناموں کا اعلان
کل کیا جائے گا

لاہور یکم فروری۔ پنجاب کی مجلس قانون ساز کے لئے مسلم لیگ کے امیدواروں کو ٹکٹ دینے کے نتائج کا اعلان آج بھی نہیں ہو سکا۔ اس کی وجہ بورڈ کے قریبی حلقوں سے سوائے اس کے کچھ معلوم نہیں ہو سکی کہ لاہور شہر کے بعض حلقوں کے امیدواروں کے تعین میں از سرِ نو تبدیلی کرنا پڑی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ نئی تبدیلی مسلم لیگ کی حمایتی خدمات سے زیادہ اس حلقے میں کامیابی کے زیادہ امکانات کی بنا پر کی گئی ہے۔ آج بھی خان لیاقت نے بورڈ کے اجلاس کی صدارت کی امید کی جاتی ہے کہ کل حد بعد دوپہر تک ناموں کا اعلان کر دیا جائے گا۔ (دستاندپورٹر)

لاہور یکم فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے آج سے پوری بوری سیمنٹ وزنی ۹۴ پونڈ کی قیمت ۵ روپے ۶ آنے (پرچون) اور بوری سیمنٹ وزنی ۱۱۲ پونڈ کی قیمت ۶ روپے تعین کا اعلان کر دیا ہے خلاف ورزی کرنیوالے لوگ پنجاب سیفٹی ایکٹ دفعات ۱۷ تا ۱۹ ۱۹۵۰ء کے تحت سزا کے مستوجب ہوں گے۔

کپاس کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی کے دسویں مکمل اجلاس کا افتتاح

اٹلی، امریکی، ہندوستانی اور مصری وفود کے قائدین کی طرف سے پاکستان کو خراجِ تحسین

لاہور یکم فروری۔ پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار نے آج صبح پنجاب اسمبلی ہال میں کپاس کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی کے دسویں اجلاس کا افتتاح کیا۔ اس میں شریک ہونے والے ممالک کے نمائندوں نے مختصر سی تقاریر کے دوران میں اس یقین کا اظہار کیا کہ پاکستان کپاس کی پیداوار اور اس کی فراہمی کے بین الاقوامی مسئلہ کو خاطر خواہ طریق پر حل کرنے میں تمام ممبران ممالک کی رہنمائی کرے گا۔ اٹلی کے نمائندے ڈاکٹر اے اسپیتاری نے کپاس کے سلسلے میں پاکستان کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ کانفرنس جو کپاس پیدا کرنے والے صفِ اول کے ممالک میں سے ایک اہم ملک میں منعقد ہو رہی ہے۔ بین الاقوامی تعاون کے سلسلے میں نہایت اہم خدمت سر انجام دیگی۔ ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر سی۔ بی پارکر نے پاکستانی پیداوار میں مزید اضافے کے امکانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کیا کہ پاکستان اس معاملے میں باقی دوسرے ممالک کی رہنمائی کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جس طرح مصر میں دریائے نیل کی وادی کپاس کی پیداوار کیلئے مشہور ہے۔ اسی طرح عنقریب دریائے سندھ کا تمام علاقہ دنیا بھر میں مشہور ہو جائے گا۔ امریکہ کے مندوب اعلیٰ ڈاکٹر اے۔ ڈی وائٹ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ یہ کانفرنس ایشیا میں پہلی مرتبہ منعقد ہو رہی ہے اور وہ بھی پاکستان جیسے ملک میں جسے کپاس پیدا کرنے والے ممالک میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس اہم اجلاس کے نتیجہ میں کپاس کی موجودہ صورتِ حال بہت بہتر ہو جائے گی۔ اور بین الاقوامی تعاون کی ایک اچھی مثال قائم ہو گی۔ مصر کے چیف نمائندے مسٹر عثمان بے نے اپنی تقریر کے دوران میں بین الاقوامی دشواریوں کو باہمی تعاون کے ذریعہ حل کرنے کے سلسلہ میں پاکستان کے جذبہ اور طرزِ عمل کی تعریف کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان کی اس روش کو مصر کی حکومت اور اس کے باشندے بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

اس سے قبل کمیٹی کے اس اہم اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر زراعت پیرزادہ عبدالستار نے تمام ممبر ممالک کو یقین دلایا کہ پاکستان مجموعی طور پر کپاس کی صورتِ حال کو مستحکم بنانے میں پوری مدد کرے گا اور ایسے تمام اقدامات کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گا۔ جو کپاس کی پیداوار اور اس کے فراہم کرنے میں مزید باقاعدگی پیدا کرنے کے لئے تجویز کئے جائیں گے۔ آپ نے ان متعدد مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے جو فوری توجہ کے محتاج ہیں فرمایا۔ کپاس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافے کے دور رس نتائج پر قابو پانے کے لئے مؤثر اقدامات نہایت ضروری ہیں کیونکہ اگر اس طرف توجہ نہ کی گئی تو مانگ کم ہو جائیگی صورت میں۔ حال میں ایسی بے اعتدالی پیدا ہو گی اسے آسانی سے سلجھایا نہ جا سکے گا۔ ضروری ہے کہ جہاں کاشتکاروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچتا رہے وہاں حسب ضرورت بہترین سوت فراہم کرنے میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔ آپ نے مزید کہا پسماندہ ممالک میں معیارِ زندگی بلند ہونے سے کپاس کی صورتِ حال پر بھی اثر پڑے گا۔ اس کے پیشِ نظر پیداوار کو مزید بڑھانے اور کپڑے کی صنعت کو مزید فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ آخیر میں آپ نے کپاس کی ریسرچ اور ترقی کے وسائل کو مزید بڑھانے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے دوران تقریر میں کپاس کی پیداوار بڑھانے سے متعلق وسیع سکیموں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی جنہیں آجکل پاکستان میں عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ پاکستان میں اندازاً ہر سال تیس۳۰ لاکھ ایکڑ زمین میں کپاس بوئی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

نہرو پاکستان دشمنی میں اپنے ملک کو فاقوں مار رہے ہیں

نیویارک یکم فروری۔ ایک موقر امریکی جریدہ "نیویارک پوسٹ" نے لکھا ہے کہ پنڈت نہرو کشمیر پر قبضہ جمائے رکھنے کی دُھن میں ہندوستان کی اقتصادی حالت کو تباہ کر رہے ہیں۔ وہ اس پر قبضہ کئے رکھنے پر اسی قدر کمربستہ رہنے کے لئے پاکستان سے اقتصادی جنگ بھی شروع کئے ہوئے ہیں۔ اور حالانکہ ہندوستان فاقوں مر رہا ہے لیکن وہ پاکستان سے اناج حاصل نہ کرنے کی ہٹ دھرمی قائم رکھے ہوئے ہیں اور کپاس اور پٹ سن کی برآمد کو قائم رکھنے کے لئے اپنے ملک میں اناج نہیں بوتے

دریائے اوہل میں یکا یک پانی کم ہو گیا جوگندر نگر سے بجلی کی سپلائی کی صورت نازک ہو گئی۔ تجارتی اغراض کیلئے بجلی کا استعمال بند کر دیا جائے

لاہور یکم فروری۔ جوگندر نگر سے پنجاب کے مختلف شہروں میں بجلی کی سپلائی کی صورت حال نازک ہو گئی ہے۔ امید ہے کہ دو دن کے اندر یہ کیفیت ختم ہو جائے گی۔ مگر جب تک بحران موجود ہے بجلی کے استعمال میں شدید تخفیف کی اشد ضرورت ہے۔ حسب ذیل مقامات بجلی کی اس حالت سے متاثر ہیں۔ لائل پور۔ جڑانوالہ۔ شیخوپورہ۔ چیچہ وطنی۔ قصور اور لاہور کے تمام مضافات مثلاً ماڈل ٹاؤن۔ اچھرہ اور باغبانپورہ۔

عوام کو چاہیئے کہ دو دن کیلئے تجارتی اغراض کیلئے بجلی کا استعمال قطعی طور پر معطل کر دیں اور مکانوں میں جو بجلی استعمال کی جاتی ہے اسے بھی کم از کم مقدار میں استعمال کیا جائے۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے احتمال ہے جوگندر نگر سے بجلی کی بہم رسانی بالکل منقطع نہ ہو جائے۔

برقی قوت پیدا کرنے کے لئے دریائے اوہل کے موجودہ پانی میں یکایک اور غیر متوقع کمی واقع ہونے کے سبب یہ خدشہ لاحق ہو گیا ہے جس کی وجہ سے مشرقی پنجاب اور پاک پنجاب کے متعلقہ علاقوں میں بجلی کی مقدار میں شدید تخفیف کی ضرورت پیش آئی ہے۔

(سرکاری اطلاع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

جماعت احمدیہ کی بتیسویں مجلس مشاورت

۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ ، مارچ سنہ ۱۹۵۱ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو گی

جماعت احمدیہ کی بتیسویں [۳۲] مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ ، امان ۱۳۳۰ ہش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار بمقام ربوہ منعقد ہو گا -

جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں رپورٹ کریں ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ)

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل نایاب کتب نظارت تالیف و تصنیف نے دوبارہ بڑی محنت اور صرف کثیر سے طبع کروائی ہیں ۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ یہ کتابیں نہ صرف اپنے لئے خریدیں بلکہ دوسرے غیر احمدی احباب کو بھی پڑھنے کے لئے دیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں " جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور جو اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا ۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے "

یہ کتابیں بک ڈپو نظارت تالیف و تصنیف سے حسب ذیل قیمتوں پر مل سکتی ہیں ۔

(۱) حقیقۃ الوحی اعلیٰ کاغذ -/-/۸ روپے
(۲) " درمیانہ " -/-/۶ "
(۳) کشتی نوح اعلیٰ کاغذ -/۸/۰
(۴) کشتی نوح ۔ درمیانہ کاغذ -/۶/-
(۵) تجلیات الٰہیہ -/۴/-
(۶) ایک غلطی کا ازالہ -/۲/-

(نوٹ) براہین احمدیہ حصہ پنجم پریس میں جا چکی ہے ۔ انشاءاللہ فروری میں مل سکے گی

(ناظر تالیف و تصنیف ربوہ)

یومیہ سنہ ۱۹۵۱ء شائع ہو گئی

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یومیہ (یعنی ڈائری سنہ ۱۹۵۱ء) جس کا اعلان اخبار الفضل میں " مشعل راہ " کے ماتحت ہوتا رہا ہے ۔ مجلد صورت میں تیار ہو کر دفتر ہذا میں پہنچ چکی ہے ۔ خریدار احباب مل کر مجموعی فہرست تیار کر کے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت بمعہ قیمت نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بھجوا دیں ۔ مطلوبہ تعداد بذریعہ پارسل بھجوا دی جائے گی ۔ قیمت فی جلد ۴/۲ روپے ہے ۔ ڈاک کا خرچ الگ ہو گا ۔ احباب اس بات کو یاد رکھیں کہ " یومیہ " کی ایک معین تعداد فروخت کے لئے الگ کی گئی ہے ۔ اس صورت میں پہلے مطالبات کو بہرحال ترجیح دی جائے گی ۔

یومیہ سنہ ۱۹۵۱ء کی خصوصیات

(۱) پیش لفظ (اسے شائع کرانے کی ضرورت)
(۲) ضروری ہدایات ۔
(۳) ضروری ایڈریس ۔ ٹیلیفون نمبر ۔ گاڑیوں کے اوقات وغیرہ نوٹ کرنے کیلئے خالی صفحات ۔
(۴) شرح مبادلہ ۔
(۵) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے مشہور واقعات ۔
(۶) مشرقی و مغربی پاکستان کے صوبہ جات ۔ دارالحکومت رقبہ آبادی ۔
(۷) دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمانوں کی مجموعی آبادی
(۸) جماعتہائے احمدیہ پاکستان و دیگر ممالک کی فہرست
(۹) تاریخوار ، طلوع و غروب آفتاب کے اوقات ۔
(۱۰) بعض مفید اور سہل الحصول نسخہ جات ۔
(۱۱) فہرست تعطیلات ۔
(۱۲) نقشہ اوقات سحری و افطاری رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۰ ہجری
(۱۳) محکمہ ڈاک و تار کے متعلق ضروری و مفید معلومات ۔
(۱۴) یومیہ حساب تنخواہ و کرایہ مکان وغیرہ کا گوشوارہ ۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ احمدیہ ربوہ)

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ

جیسا کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اعلان فرما چکے ہیں ۔ امسال مغربی پاکستان کے لئے تحریک جدید کا وعدہ بھجوانے کی آخری تاریخ دس فروری ہے یہ تاریخ قریب آ رہی ہے ۔ لیکن ابھی تک بہت سے احباب اور جماعتوں کی فہرستیں مرکز میں موصول نہیں ہوئیں ۔ دفتر کی طرف سے احباب کو ساتھ کے ساتھ منظوری کی اطلاعات دی جا رہی ہیں ۔ اگر کسی دوست یا جماعت کو وعدہ بھجوانے کے دس دن کے اندر منظوری کی اطلاع نہ ملے تو ایسے دوستوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کا وعدہ دفتر کو نہیں ملا ۔ جملہ سیکرٹریان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی اپنی جماعتوں کی فہرستیں مکمل کر کے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور ارسال فرما دیں ۔ اگر کسی جگہ کے عہدہ داران کسی وجہ سے فہرست مکمل نہیں کر سکے ۔ تو دوسرے مخلصین کو ایسے موقعہ پر آگے بڑھنا چاہیئے ۔ اور خود فہرستیں مکمل کر کے بھجوا دینی چاہیئے ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر احمدی کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے ۔ اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے ۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

کوائف ربوہ

۲۶ ر جنوری ۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لائے ۔ آپ نے خطبہ میں احباب جماعت کو اس طرف خاص توجہ دلائی کہ تلواریں نہیں جیتا کرتیں دل جیتا کرتے ہیں ۔ اخلاق کے ساتھ ہی قومیں غلبہ پایا کرتی ہیں ۔ ایک نڈر ہزار ڈرنے والوں پر بھاری ہوتا ہے ۔ محنت کرنے والی قومیں دوسروں سے بڑھ جاتی ہیں ۔ اپنے بد اعتماد پیدا کرو . . . . اللہ تعالےٰ پر توکل کرو ۔ اعلےٰ اخلاق اپنے اندر پیدا کرو ۔ اللہ تعالےٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ جو موت سے محبت کرتا ہے زندہ رہتا ہے ۔ وہ جو زندگی سے محبت کرتا ہے وہ مرتا ہے ۔

۲۷ ر جنوری ۔ طالعہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری چراغدین صاحب مرحوم صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عمر ۷۰ سال سکنہ کالاخطائی ضلع شیخوپورہ والدہ ڈاکٹر محمد انور صاحب امیر جماعت جڑانوالہ فوت ہو گئی تھیں ان کی نعش یہاں لائی گئی ۔ باوجود بیماری کے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور مرحومہ کو موصیوں کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا ۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور وکیل الدیوان تحریک جدید کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اب بجائے وکیل الدیوان کے وکیل التبشیر ثانی مقرر فرمایا ہے ۔ اور چوہدری فقیر محمد صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس واقف زندگی کو حضور نے وکیل الدیوان اور وکیل التعاون مقرر فرمایا ہے ۔

خاکسار ۔ عبدالحمید آصف جنرل سیکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مورخہ ۴ ر فروری بروز اتوار بوقت ٹھیک چار بجے شام بمقام جامعہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ خدام الاحمدیہ لاہور کا ایک اہم جلسہ ہو گا ۔ جس میں بعض دیگر امور پیش کرنے کے علاوہ ہالینڈ کے مبلغ اسلام محترم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل

" ہالینڈ میں تبلیغ اسلام "

کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے ۔ لاہور کے جملہ خدام کا فرض ہے کہ وہ وقت مقررہ پر ضرور جلسہ میں شامل ہوں ۔ بزرگان جماعت سے بھی جلسہ میں تشریف لانے کی درخواست کی جاتی ہے ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

روزنامہ الفضل لاہور
۳ فروری ۱۹۵۱ء

مسلم لیگ سے احراریوں کا تعاون

احراریوں کے ترجمان "آزاد" کے افضل حق نمبر مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۵۱ء میں احراریوں کی "جنرل کونسل" منعقدہ ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۵۱ء کی جو روئداد شائع ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احراری لیڈر دو متخالف گروہوں میں بٹ چکے ہیں ایک گروہ تو وہ ہے جس نے اپنا "مقصد حقیقی" حاصل کر لیا ہے۔ اور اس نے دوسرے گروہ کو طفل تسلیاں دینے کے لئے یہ "جنرل کونسل" منعقد کر ڈالی ہے ہمیں امید نہیں کہ دوسرا گروہ جس کے ساتھ احراریوں کا سواد اعظم ہے۔ ان بھروں میں آجائے۔ . . . . .

بات چونکہ نازک تھی، اس لئے زیادہ سے زیادہ پیچدار بنانا پڑ گئی ہے۔ مسلم لیگیوں سے تعاون کا جو انداز اختیار کیا گیا ہے خاص احراری شان رکھتا ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا ہے

"غرض مذہب کا سارا نظام اسی ایک مدار و محور پر چل رہا ہے۔ اس کے حصول کے بھی مختلف ذرائع ہیں۔ جب ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم اپنی سرگرمیوں کو تبلیغی مقاصد میں صرف کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں جو فرد یا جماعت بھی ہم سے تعاون کے لئے آمادہ ہو۔ ہم بھی اس سے تعاون کریں گے۔ تو ہمیں کام کرتے وقت زیادہ تردد نہیں ہونا چاہیئے۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے حمص کی قلعہ بندی کی تو رات کھانے کے لئے جو کی روٹی کا ٹکڑا جو کہ راشن کے طور پر آپ کے حصہ میں آیا تھا وہ گم ہو گیا نہ ہم جیسے نہ تھے۔ نہ تو انہوں نے کسی ساتھی پر شک و شبہ کیا۔ اور ان کو خائن سمجھا۔ اور نہ ہی بے صبری کا اظہار کیا۔ چنانچہ دوسرے روز پھر یہی واقعہ پیش آیا۔ اور حضرت خالدؓ نے ویسے ہی پھر خاموشی اختیار کی۔ اور اس کا بھید معلوم کرنے کے لئے تیسری رات چھپ کر بیٹھ رہے۔ دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کا کتا آیا۔ اور وہ ٹکڑا اٹھا کر چل دیا۔ آپ اس کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ دیکھا کہ وہ راستہ طے کرتے کرتے ندی کے پار قلعہ کی جانب ایک خندق میں سے ہوتا ہوا قلعہ کے اندر داخل ہوا۔ اور پھر غائب ہو گیا۔ حضرت خالدؓ اسی راستے سے اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ لشکر کفار سو رہا ہے واپس آ کر مجاہدین کو ساتھ لیا۔ اور رات کی تاریکی میں ہی قلعہ پر حملہ آور ہو لئے اور صبح ہونے تک شہر پر قابض ہو گئے یہاں خالدؓ جیسے انسان کو قدرت نے" بتلا دیا۔ کہ تم بھی اپنے علوم مرتبت اور بہادری کے ہوتے ہوئے نازاں نہ ہو جانا۔ ہم اگر چاہیں تو ایک کتے سے قلعہ فتح کرا سکتے ہیں۔ اور تمہیں اسی کے چلے ہوئے راستے سے منزل مقصود تک پہونچا سکتے ہیں۔ ایسے ہی یہاں سمجھئے کہ اگر ہمیں اپنے مقصد کے لئے حقیر سے حقیر وسیلہ بھی اختیار کرنا پڑا۔ تو ہم اس سے گریز نہ کریں گے۔ یہاں مقابلہ فسق اور کفر کا ہے۔ اس لئے ہم فسق کو گلے لگا کر کفر کو کیفر کردار تک پہونچائیں گے۔ اور اگر فسق اور تقوے کا مقابلہ ہوا۔ تو ہم متقی کو گلے لگائیں گے کیونکہ یہ وسیلہ ہے۔ اور مقصد اس سے بلند و برتر ہے۔ اس لئے ہم کمتر وسیلہ اختیار کر کے اس کو حاصل کریں گے۔ جیسا کہ ہم نے ۱۹۳۶ء کے انتخابات میں سر ظفر اللہ کا دعوئے نمائیندگی ختم کرنے کے لئے اس کے بھائی اسد اللہ کو غلام رسول سنتراہ نمبردار کے مقابلہ میں ۱۰ ہزار ووٹ سے شکست دی تھی حالانکہ وہ بھی سرکاری آدمی تھا۔ مگر مرزائی کے مقابلہ میں یہ وسیلہ بھی اختیار کرنا پڑا۔ اور فاسق کو گلے لگا کر ہم نے کافر و مرتد کو شکست دی حاصل یہ ہے کہ اگر لیگ کے ٹکٹ پر بہت سے فاسق بھی کامیاب ہو جائیں۔ اور مرزائیوں کو لیگ کا ٹکٹ نہ ملے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی کامیابی ہے . . . . .

اس لئے آپ اپنا اضطراب ختم کر دیں اپنی پوزیشن کو سمجھیں۔ آج پیدا ہونے والی مختلف پارٹیوں اور ان کے اکابر کے حالات کا بغور مطالعہ کرے۔ کیا یہ سبھی ایک نہ تھے؟ ان کی لڑائی بانٹ کی ہے۔ اصول کی نہیں۔ یہ بھائیوں کی لڑائی ہے۔ جو جائداد کی تقسیم پر جھگڑ رہے ہیں۔ ہمیں اس میں دخل نہ دینا چاہیئے۔ بس آپ اتنا کریں کہ لیگ کی مخالفت نہ کریں تاکہ اصلی مقصد" یعنی مرزائیت کو ناکام نامراد بنانا" رہ نہ جائے۔"

(اخبار آزاد ۳۱ جنوری ۱۹۵۱ء صفحہ ۱۳)

جن لوگوں کو اس میں کتا اور فاسق بنایا گیا ہے ان کے لئے یہ تھوڑا فخر کی بات ہے کہ احراریوں نے ان کے ساتھ اتنا بھی تعاون کرنا پسند فرمایا ہے کہ ان کی مخالفت نہیں کریں گے۔ پھر ذرا اس مقصد عظیم کو بھی تو دیکھئے جو احراریوں کے سامنے ہے۔ اور جس کی خاطر انہوں نے مسلم لیگ سے تعاون کی یہ ذلت برداشت کی ہے۔ وہ مقصد عظیم یہ ہے کہ

اس جماعت کو تہس نہس کر دیا جائے جو دنیا کے کونے کونے میں توحید باری تعالےٰ اور رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کر رہی ہے۔

بھلا آجکل مسلمان کا اس سے عظیم تر مقصد اور ہو ہی کیا سکتا ہے۔ دوسرے مسلمان تو اس ضمن میں کچھ بھی نہیں کر رہے۔ سارا بوجھ بیچارے احراریوں کی کمزور پشت پر لاد دیا گیا ہے۔

فارم رکنیت ~~~~~~ خدام الاحمدیہ

مجالس جلد تر فارم پُر کروا کر مرکز میں بھجوائیں

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو فارم رکنیت خدام الاحمدیہ معہ دوسرے مطبوعہ لٹریچر کے بھجوائے جا چکے ہیں جملہ قائدین اور زعما اس کے متعلق پوری کارروائی کریں۔ ہر خادم سے فارم پُر کروا کر اچھی طرح تسلی کر لیں کہ اس کے اندراجات درست ہوں۔ اصل پُر شدہ فارم مرکز میں بھجوائیں۔

یہ یاد رہے کہ پاکستان میں جملہ احمدی نوجوانوں کی خدام الاحمدیہ میں شمولیت لازمی ہے۔ اس لئے ہر اس احمدی نوجوان سے جس کی عمر ۱۵ اور ۴۰ سال کے درمیان ہے فارم رکنیت کا پُر کرانا لازمی ہے۔ پس کوئی خادم ایسا نہیں رہنا چاہیئے جس نے فارم رکنیت پُر نہ کیا ہو۔ فارم پُر کرانے کے بعد انہیں بذریعہ رجسٹری دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ میں بھجوا دیا جائے۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ کے متعلق

اخلاق فاضلہ میں سے مہمان نوازی بہت بڑا خلق ہے۔ حاتم طائی کا نام مہمان نوازی ہی کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس زمانہ میں بھی مہمان نواز کو بڑی قدر سے دیکھا جاتا ہے لیکن اگر اللہ تعالےٰ کا مہمان ہو اور اس کی مہمان نوازی کی جائے تو یہ اور بھی مبارک کام ہے۔ اور اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ جلسہ سالانہ پر آنیوالے دوست اللہ تعالےٰ ہی کے مہمان ہوتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالےٰ کے مہمان کی مہمان نوازی کرے وہ کس قدر مبارک ہو گا۔

جلسہ پر آنیوالے مہمانوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام صدر انجمن کرتی ہے۔ اور احباب جماعت کو برابر کا ثواب پہونچانے کے لئے یہ فیصلہ ہے کہ ہر شخص ہر سال اپنی ایک ماہ کی آمد کا صرف دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرے۔ اور جو اخراجات صدر انجمن جلسہ کے لئے کرے۔ اس میں یہ رقم ادا کرے۔ اور اس کا نام چندہ جلسہ سالانہ ہے۔

انسپکٹران بیت المال کی رپورٹ کے مطابق اس سال جو رقم چندہ جلسہ سالانہ کے طور پر آنا تھی۔ اس وقت تک اس کا نصف ہی آیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کافی دوستوں نے اپنا حصہ ادا نہیں کیا۔ اس اعلان کے ذریعہ بطور یاد دہانی عرض ہے کہ اگر آپنے اپنا چندہ جلسہ سالانہ تا حال ادا نہیں فرمایا تو ابھی وقت ہے فوراً اپنے حلقہ کے محصل یا سیکرٹری مال کو رقم ادا فرمائیں۔ تا اللہ تعالےٰ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنیوالوں کی فہرست میں آپکا نام بھی آجائے۔ نظارت بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیات بعد الموت کا اسلامی نظریہ
اور
علوم جدیدہ

(از مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب از کالا ضلع جہلم)

(۳)

کائناتِ عالم اور پیدائش انسانی

اس تمام بحث کے بعد دہریہ لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے انسان اور نظامِ عالم کے خالق ہونے کا کیا ثبوت ہے؟ کیوں نہ مان لیا جائے۔ کہ یہ کارخانۂ عالم خود بخود ذرات کی کشش سے وجود میں آ گیا۔ اور انسان نے ارتقائی ترقی کر لی۔ جس کو تم اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر رہے ہو۔ اس کا جواب قرآن کریم نے یہ دیا ہے۔

ءانتم اللّٰہ خلقا ام السماء بنٰها (نازعات ۲۸)

کیا تمہیں پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کو جسے اس خدا نے بنایا ہے۔ یہاں سماء سے مراد نظام سماوی ہے۔ جس میں زمین بھی شامل ہے۔ پھر فرماتا ہے۔

افحسبتم انما خلقنٰکم عبثًا وانکم الینا لا ترجعون۔ فتعالی اللّٰہ الملک الحق۔ لا الٰہ الا ھو رب العرش الکریم (مومنون ۱۱۵ - ۱۱۶)

کیا تم گمان کرتے ہو۔ کہ ہم نے تم کو عبث (بغیر کسی اہم غرض کے) پیدا کیا ہے اور کہ تم ہماری طرف لوٹ کر آنے والے نہیں ہو۔ الخ

ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہ خدا جس نے کارخانۂ عالم کو بنا لیا۔ اس کے لئے انسان کی پیدائش کونسی مشکل چیز تھی۔ اسی نے ہی انسان کو بنایا۔ اور اسکی پیدائش کی کوئی اہم غرض ہے۔ یہ کارخانہ اتفاقی نہیں۔ اور نہ ہی بغیر غرض و غایت کے۔ کیا کارخانۂ عالم کے اندر جو نظام ہے۔ اس سے ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ اس میں ایک خالق کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ کوئی چیز اپنی ذات میں منفرد نہیں۔ ہر شے کا جوڑا ہے۔ اور ہر ایک ٹکڑا دوسرے کا محتاج ہے (سوائے ذات باری کے) مانا کہ یہ دنیا ذرات کے جڑنے سے خود بخود بن گئی۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ ان ذرات کے جڑنے سے انسان کی طبعی ضرورت کس طرح پوری ہو گئی ہے۔ انسان کو آنکھ ملی۔ جو روشنی کی محتاج تھی۔ تو کروڑوں کروڑ میل دور سورج رکھ دیا گیا جنگل میں پڑا ہوا چمڑے کا ٹکڑا تو اتفاقی ہو سکتا ہے۔ مگر چمڑے کا بوٹ۔ چمڑے کے صوفے۔ کرسیاں وغیرہ سوٹ کیس اگر بنے ہوئے ہوں۔ تو یہ سب اتفاقی نہیں ہو سکتے۔ پس جزئی چیز اتفاقی ہو سکتی ہے۔ نظام کلی اتفاقی نہیں ہو سکتا۔ تو جس خدا نے نظام عالم بنایا۔ جو پیدائش میں بہت زیادہ پیچیدہ اور اہم ہے۔ وہ کیا تم کو پیدا نہیں کر سکتا تھا۔ تم یہ خیال کر سکتے ہو۔ کہ تم اپنے خالق آپ ہو۔ مگر تم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس نظام کا خالق اور کوئی نہیں۔ گویا انسان سے اپنی خالقیت منوانے کے لئے اسی نظام کو پیش کیا ہے۔ پس یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ یہ کارخانہ اتفاقی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے پیچھے ضرور کوئی اور ہستی کام کر رہی ہے۔ جو تمام ضروریات انسانی کو جانتی اور پھر ان کو پورا کرنے کے سامان بھی مہیا کرتی ہے۔ انسان بے شک اشرف المخلوقات ہے مگر ہے وہ اسی نظام کا ایک ادنیٰ پرزہ۔ اور وہ اسی نظام میں سے دماغی ارتقاء کے نتیجہ میں نکلا اور ممتاز ہوا ہے۔ ورنہ اپنی ابتدا اور پیدائش کے لحاظ سے وہ اسی نظام کا نہایت ہی غیر اہم اور ادنیٰ پرزہ ہے۔ اور پیدائش عالم اس کے مقابلہ میں بہت زیادہ اہم ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے۔ کہ جس خدا نے اتنا بڑا کارخانۂ عالم بنا لیا۔ وہ تم کو کیوں نہیں بنا سکتا تھا۔ گویا ایک ہی دلیل سے دو اہم مسائل حل کر دیئے۔ ایک حیات بعد الممات کا اور دوسرے اس دنیا میں روحانی احیاء کا۔ جو انبیاء کے ذریعہ ہوتا ہے یعنی یہ بتا دیا۔ کہ جو خدا کارخانۂ عالم بنا سکتا ہے۔ جو تم سے زیادہ اہم ہے۔ وہی خدا دوسرے عالم میں بھی پیدائش کر سکتا ہے۔ یہ نظام اتفاقی نہیں ہے۔ اور نہ ہی خود بخود ہے۔ بلکہ یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس کے پیچھے کوئی اور ہستی جو خالق ہے کام کر رہی ہے۔ جیسا کہ اب James Jeans ایسے بڑے بڑے علم ہیئت کے فلاسفر بھی مان رہے ہیں۔ کہ اس عالم کے پیچھے کوئی Mathematical Genius ہے جو کام کر رہا ہے۔ وہ اس کا نام اللہ تعالیٰ نہیں رکھتے۔ مگر اسکو اعلیٰ دماغ والی ہستی (Genius) کہہ رہے ہیں۔ وما قدروا اللّٰہ حق قدرہ۔ پس ماننا پڑے گا۔ کہ جس خدا نے ایک دفعہ سب کچھ بنا لیا۔ وہ دوسری دفعہ بھی تم کو بنا سکتا ہے۔

انسان کو اعلیٰ روحانی ترقیات کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جو قرآن کریم پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ مدارج روحانیہ فضول اور لغو ہوں گے۔ اگر مرنے کے بعد کوئی زندگی نہ ہو۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ انسان کو اعلیٰ قابلیتیں دے کر ان کے ظہور کا موقع ملنے سے قبل فنا کر دیا جائے۔ کیونکہ اس طرح اسکی پیدائش عبث ٹھیرتی ہے۔ پس حیات بعد الموت ثابت ہے۔

انسان کی پیدائش مٹی اور آگ سے

معترضین کی مزید تسلی کے لئے اب چند متفرق امور بعث کے متعلق علوم موجودہ کی روشنی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ اس دنیا میں مردے جس صورت میں بھی "قبر" میں رکھو۔ خواہ وہ دفن کرنا ہو یا جلانا۔ بجلی سے راکھ کرنا ہو یا چیلوں کو کھلانا۔ بظاہر یہ محال معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کو دوبارہ زندہ کیا جا سکے۔ لیکن اگر اس امر کو مدنظر رکھا جائے۔ کہ انسان کی ابتداء کس طرح ہوئی ہے۔ تو بعث کا مسئلہ عقلاً سمجھنا آسان ہو جاتا ہے واضح ہو کہ انسان کی پیدائش گو آج کل نطفہ سے ہو رہی ہے۔ مگر یہ طریق چند ہزار یا لاکھ سال قبل کا ہے۔ قرآن کریم نے بتایا ہے۔ اور علوم جدیدہ بھی اسکی تصدیق کر رہے ہیں۔ (گو ہم اس کے پابند نہیں۔ کیونکہ تحقیقاتیں بدلتی رہتی ہیں) کہ انسان کی پیدائش نطفہ سے قبل مٹی سے ہوئی تھی۔ گو اس کا مطلب یہ بھی ہے۔ کہ انسانی نطفہ کی نشوونما اس خوراک سے ہوتی ہے۔ جو زمین سے نکلی ہوئی سبزی پھل غلہ وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور گوشت جو انسان کھاتا ہے۔ وہ بھی حلال یعنی سبزی خور جانوروں کا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ گوشت بھی مٹی سے ہی بنتا ہے بہرحال جو بھی صورت ہو۔ نطفہ خواہ باپ کے جسم میں یا ماں کے رحم میں اسکی نشوونما مٹی سے ہی ہوتی ہے۔ جس کے ساتھ ہوا اور پانی بھی شامل ہے۔ مگر یہ تو معروف مفہوم مٹی سے پیدائش کا ہے۔ مگر اس کے علاوہ ایک اور نظریہ بھی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان کی ابتداء نطفہ کے زمانہ سے قبل بھی مٹی سے ہوئی ہے۔ علم حیات کے بعض ماہرین کا خیال ہے۔ کہ انسان ادنیٰ حیوانوں بلکہ پرندوں اور آبی جانوروں سے ترقی کر کے انسان بنا ہے۔ بوجہ اعلیٰ دماغی قابلیتوں کے۔ گو ہم اسلام کی تعلیم کے ماتحت اس قسم کی ارتقاء کے قائل نہیں۔ کہ ایک جنس سے دوسری نکلی ہو۔ لیکن یہ صحیح ہے۔ کہ ارتقاء ہوا ہے۔ مگر ہر جنس کا ارتقاء الگ الگ تھا۔ یعنی جانوروں سے اعلیٰ جانور نکلے۔ اور ادنیٰ انسانوں سے ہی اعلیٰ انسان بنے۔ نہ کہ اعلیٰ بندر سے ادنیٰ انسان۔ وہ ذرۂ حیات جس سے انسان کی ابتدا ہوئی۔ ازل سے ہی زمین کے اندر بطور بیج کے رکھ دیا گیا تھا اور وہ اس وقت بھی موجود تھا جب یہ زمین (بقول ماہرین علم ہیئت اور طبقات الارض) سورج سے الگ ہو کر ابھی ایک شعلہ نار تھی۔ اور جب اس میں پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ یعنی تمام پانی فضا میں معلق تھا۔ پھر بارشیں ہوئیں۔ اور زمین ٹھنڈی ہونی شروع ہوئی۔ بڑے بڑے ہولناک زلازل آئے۔ جن سے زمین کی اندرونی حرارت باہر نکلی۔ پہاڑ نمودار ہوئے اور ان کے بالمقابل زمین میں نشیب بن گئے۔ جو بعد میں بارش کے پانی سے بھر کر سمندر بن گئے۔ اس کے بعد زمین پر زندگی نمودار ہوئی۔ اور آبی بوٹیاں ظاہر ہوئیں۔ جن کو کھا کر بعض ادنیٰ قسم کے کیڑے مکوڑے اور آبی جانور پیدا ہوئے۔ اور آہستہ آہستہ زمین اور جَو جب صاف ہوئی۔ اور فضاء میں آکسیجن وغیرہ آ گئی۔ اور زمین کی حرکت مضرہ (پہاڑوں کی وجہ سے) کم ہوئی تو حیوانات اور انسان بھی نمودار ہو گئے۔ یہ سب کچھ اگر درست ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ جو ذرہ حیات اس وقت بھی زندہ تھا۔ جب زمین سورج سے الگ ہو کر محض شعلہ نار تھی۔ اور زندگی کا قیام تو در کنار ابتدا بھی محال تھی۔ اس ذرہ کو (جو لطیف روحانی حصہ ہی ہوگا) دوبارہ جسم انسانی میں سے بچا لینا ناممکن نہیں ہے۔ پس انسانی جسم کو مرنے کے بعد خواہ آگ سے جلا دیا جائے یا بجلی سے راکھ کر دیا جائے۔ تو بھی اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ کہ ایک ذرہ حیات کو جس سے اسکی ابتدا ہوئی تھی۔ بچا لے اور اس کو دوبارہ نشوونما دے کر زندہ کر دے جس طرح خالق و مالک خدا اور رب نے پہلے کیا تھا۔

باقی رہی دفن کرنے اور جانوروں کے انسانی لاش کو کھا جانے والی صورت تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ انسانی ذرات خواہ مٹی میں مل جاویں۔ یا جنگلی جانوروں کے پیٹ میں ہوں۔ یا چیلوں اور گدھوں یا مچھلیوں اور مگرمچھوں کے جسم میں جا کر گل سڑ جاویں۔ تو بھی اللہ تعالیٰ ان جانوروں کی موت کے بعد انسانی جسم کے ذرات کو الگ کر لیگا۔ کیونکہ وہ علم تام رکھتا ہے۔ اور مخلوق کی جزئیات اور ان کے تمام اسرار سے واقف ہے۔ اسی طرح اگر کسی ہوائی جہاز کے حادثہ یا تارپیڈو یا بم کے لگنے سے انسانی جسم قیمہ ہو جائے۔ اس کے جسم کے لاکھوں ٹکڑے ہو کر میلوں تک بکھر جاویں۔ تو بھی وہ علیم خدا پھر ان کو جمع کر لیگا۔

در اصل انسانی جسم کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ حصہ ہے۔ جو مٹی خوراک۔ پانی۔ ہوا۔ ماں کے خون (رحم مادر میں) یا ماں کے دودھ سے بنتا ہے اور دوسرا لطیف روحانی حصہ ہے۔ جس میں روح بھی شامل ہے۔ جو گو نکلتا جسم کے اندر سے ہی ہے۔ جس طرح جَو سے شراب۔ مگر بنتا وہ اذن الٰہی سے ہے۔ لہٰذا اس کو خلقًا اٰخر کہا گیا ہے۔ مرنے کے بعد جو حصہ مٹی سے آیا تھا وہ مٹی میں مل جاتا ہے۔ اور جو روحانی حصہ ہے۔ وہ اپنے خالق کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ جس طرح سبز درخت سے آگ اور روشنی نکلنے والی مثال سے بتایا جا چکا ہے۔ واللہ اعلم۔ (باقی)

درخواست دعا

میرا اپتا ۲۱ جنوری سنہ ۵۱ء کی صبح کو وفات پا گیا ہے بزرگان سلسلہ نعم البدل کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔ ڈاکٹر عبد الحمید چغتائی دار السلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

پاکستان میں پارٹیوں کا قیام

اپنے اختلاف کو رحمت کا موجب بناؤ

(از محترم میاں بشیر احمد صاحب)

(ماخوذ از ہفت روزہ رفتار زمانہ لاہور ۱۱ و ۱۲ جلد ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان خدائے عالم کی ایک اٹل تقدیر تھی جو ہر قسم کی روکوں کے باوجود پوری ہو کر رہی۔ اور اس کو ثمرۂ تقدیر کا سب سے زیادہ حیرت انگیز پہلو یہ ہے کہ اتنی بڑی حکومت کے وجود میں آنے کے لئے جتنی طویل اور جتنی بھاری قربانیوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ وہ مسلمانوں کو پاکستان کے حصول کے لئے نہیں کرنی پڑیں۔ گویا یہ ایک خواب تھا جو چند دن پہلے دیکھا گیا۔ اور چند دن بعد پورا ہو گیا۔ ملکی تقسیم کے نتیجہ میں جو غیر معمولی تباہی مسلمانوں پر آئی۔ یا جن لاتعداد جانوں کی قربانی مسلمانوں کو کرنی پڑی۔ وہ لاریب ایک بہت بڑی چیز ہے مگر ظاہر ہے کہ وہ پاکستان کے حصول کی قربانی نہیں تھی بلکہ پاکستان کے حصول کا نتیجہ تھی۔ جو ہندو سکھ بربریت نے پیدا کیا۔ ورنہ حقیقۃً پاکستان بغیر کسی خاص قربانی کے خدا کی طرف سے بطور انعام کے حاصل ہوا ہے۔ تو اب جو چیز خدائے ذوالجلال کی طرف سے ایک غیر معمولی انعام کی صورت میں حاصل ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ اس کے ساتھ کوئی غیر معمولی ذمہ داریاں بھی وابستہ ہوں۔ حق یہ ہے کہ پاکستان کے حصول نے ابھی تک صرف ایک دروازہ کھولا ہے اور اب اس دروازہ میں داخل ہو کر ایک نئے آباد ہونے والے گھر کو درست اور ٹھیک ٹھاک کرنا۔ اسے ضروری ساز و سامان سے آراستہ کرنا۔ اسے خوشحالی کی زندگی گذارنے کے قابل بنانا۔ اسکی اندرونی اور بیرونی زینت کا انتظام کرنا۔ اسے بیرونی چوروں اور ڈاکوؤں کی غارت گری سے محفوظ کرنا۔ اسے اندرونی فتنوں کے شراروں سے بچانا وغیرہ وغیرہ۔ بیسیوں قسم کی نازک ذمہ داریاں ہیں جو اس نئے گھر میں بسنے والوں پر عائد ہوتی ہیں اور ان کی قابلیت کا حقیقی معیار پاکستان کے حصول میں نہیں تھا۔ بلکہ پاکستان کے قیام اور استحکام میں ہے۔ اسکی عمارت کے کھڑا کرنے میں نہیں تھا۔ بلکہ اس عمارت کو کھڑا رکھنے اور اسے مستحکم بنانے میں ہے

مسلم لیگ نے بیشک پاکستان کے حصول میں جس حد تک بھی قربانی کا موقعہ تھا قربانی کی۔ ماریں بھی کھائیں۔ قید بھی ہوئے۔ مال کا نقصان بھی برداشت کیا۔ وقت کے حاکموں کی ترچھی نظریں بھی دیکھیں۔ عزتیں بھی کھوئیں اور ایک حد تک جانوں کی قربانی بھی پیش کی یہ قربانی ایک قابل تعریف قربانی ہے۔ جس کی ہر قدر شناس شخص کو قدر کرنی چاہیئے۔ مگر ایک طویل اور بھاری قربانی کی صورت میں جو ٹریننگ حاصل ہوا کرتی ہے۔ وہ انہیں حاصل نہیں ہوئی۔ اس لئے اس تلخ حقیقت پر بھی پردہ نہیں ڈالا جاسکتا کہ پاکستان کے حصول کے بعد اس کے قیام اور استحکام کے لئے جس مخلصانہ توجہ اور جس والہانہ جدوجہد کی ضرورت تھی اس کا تسلی بخش نمونہ پیش نہیں کیا گیا۔ بلکہ کچھ ایسا ہوا کہ جس طرح ایک آسان فتح کے بعد ایک غیر منظم فوج میدان جنگ کی لوٹ مار میں منہمک ہو جاتی ہے۔ اور اپنی فتح کو دائمی بنانے کی فکر نہیں کرتی اسی طرح لیگ کا ایک حصہ بھی فتح کے انعاموں میں غرق ہو کر اپنی اصل ذمہ داری کو بھول گیا۔ اس حالت کا طبعی نتیجہ تشتت اور افتراق تھا۔ جو ایک بھیانک صورت میں ظاہر ہوا اور اس وقت پاکستان کی سہانی صبح کی فضا میں ایک کالی گھٹا بن کر چھایا ہوا ہے۔ کاش ایسا نہ ہوتا اور کاش پاکستان کو اسکی عمر کے چند ابتدائی سال امن اور اتحاد اور استحکام کے میسر آجاتے!

یہ نظریہ کہ ہر جمہوری نظام میں بہر حال ایک حزب مخالف کا ہونا ضروری ہے۔ صحیح تدبر اور صحیح تخیل پر مبنی نہیں۔ حزب مخالف کا وجود اختلاف رائے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اختلاف رائے ہر حال میں ضروری نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف اس صورت میں ضروری ہوتا ہے کہ جب کوئی پارٹی غلط پالیسی اختیار کرے اور دوسرے لوگ اس کی غلطی کی اصلاح ضروری خیال کریں۔ پس جب اختلاف رائے ہی ہر حال میں لازمی اور ضروری نہیں تو پھر یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ حزب مخالف کا وجود ہر حال میں ضروری ہے۔ جمہوری نظام کے صرف یہ معنی ہیں کہ حکومت کا ہر اہم کام پبلک کے نمائندوں کی رائے سے طے پائے۔ اسکے لئے دو یا دو سے زیادہ پارٹیوں کا کوئی سوال نہیں۔ چنانچہ اگر کسی وقت پبلک کے نمائندے ایک ہی رائے پر قائم ہوں اور ایک ہی پالیسی کی تائید کریں۔ تو ظاہر ہے کہ ایسے وقت میں جمہوریت کے باوجود حزب مخالف کا وجود مفقود ہو گا۔ پس یہ کہنا ہرگز درست نہیں۔ کہ جمہوریت اور حزب مخالف لازم و ملزوم ہیں۔ ہاں اگر ملک کی رائے دو یا دو سے زیادہ حصوں میں بٹی ہوئی ہو۔ تو پھر بے شک اکثریت اپنی پالیسی کے مطابق حکومت کرے گی۔ اور اقلیت اس کی رائے کو درست کرنے اور ملک میں اپنی رائے کو غلبہ دینے کے لئے آئینی زور لگائے گی۔

لیکن ضروری ہے کہ ہر اختلاف رائے طبعی اور فطری رنگ میں رو پذیر ہو نہ کہ مصنوعی اور غیر فطری طریق پر۔ یعنی اختلاف کی خاطر سے اختلاف نہ کیا جائے۔ بلکہ حقیقی اختلاف رائے کے نتیجہ میں اختلاف پیدا ہو۔ اور اس کا اصول یہ ہے کہ شخصیتوں اور ذاتیات کے سوال سے بالا ہو کر ایک پارٹی اپنی پالیسی اور اپنے لائحۂ عمل کا اعلان کرے۔ اور پھر اگر دوسرے لوگوں کو اس پالیسی اور اس لائحۂ عمل سے اہم اور اصولی اختلاف ہو۔ اور یہ اختلاف محض وقتی یا جزوی باتوں تک محدود نہ ہو۔ تو وہ اس کے مقابل پر اپنی پالیسی کا اعلان کر کے۔ ملک میں اپنی رائے کو دلائل اور براہین کے ذریعہ غلبہ دینے کی کوشش کریں۔ لیکن ایسے اختلاف کی صورت میں بھی صحیح طریق یہ ہے کہ صرف اصولی اور غیر معمولی اختلاف کی صورت میں ہی علیحدہ پارٹی بنائی جاتی ہے۔ ورنہ بڑی پارٹی کی چار دیواری کے اندر ہی ایک ضمنی پارٹی بنا کر جسے انگریزی میں "ونگ" کہتے ہیں۔ اصلاحی کام شروع کر دیا جاتا ہے۔ اس قسم کے طبعی طریق میں ذاتی رنجشیں نہیں پیدا ہوتیں اور نہ ہی شخصیتوں کا ناگوار سوال اٹھتا ہے۔ بلکہ اختلاف رائے کو اصول کی حد تک محدود رکھ کر ہر پارٹی اپنے اصلاحی پروگرام کے مطابق کام شروع کر دیتی ہے اور تا وقتیکہ رائے عامہ میں کوئی تبدیلی آئے۔ حکومت بہر حال اس پارٹی کی رہتی ہے۔ جسے رائے عامہ میں غلبہ حاصل ہوتا ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک پاکستان میں اکثر اختلافات اصول پر مبنی ہونے کی بجائے زیادہ تر شخصیتوں اور ذاتی وجاہتوں اور ذاتی رنجشوں کی جھاڑیوں میں الجھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایسا اختلاف برکت اور رحمت اور نیک نتائج کا باعث نہیں بن سکتا۔ اول تو ضروری تھا کہ کم از کم پاکستان کی عمر کے چند ابتدائی سالوں میں انتہائی کوشش اور قربانی کی روح کے ساتھ ہر اختلاف کو دبا کر اتحاد اور متحدہ جدوجہد کا منظر پیش کیا جاتا۔ تاکہ ابتدائی استحکام کا کام خوش اسلوبی سے سرانجام پا سکتا لیکن اگر بد قسمتی سے ایسا نہیں ہو سکا۔ تو کم از کم یہ تو ہوتا کہ ذاتی رنجشیں نکالنے اور ایک دوسرے کے خلاف ذاتی حملے کرنے کی بجائے اپنے اختلافات کو اصول کی حد کے اندر رکھا جاتا۔ کیونکہ اس صورت میں بھی گو پالیسی مختلف ہوتی۔ مگر بہر حال اکثریت اور اقلیت دونوں کی طاقت بحیثیت مجموعی ملک کی بہتری کے لئے وقف رہتی۔ بد قسمتی سے یا حالات کی مجبوری سے حکومت کے صدر کو مرکزی لیگ کی صدارت بھی قبول کرنی پڑی۔ اسکی باریکیوں میں جانے کی ضرورت نہیں مگر اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ حالات پیش آمدہ میں یہ قدم چنداں دانشمندی کا قدم نہیں تھا۔ پالیسی کے اتحاد کے باوجود پارٹی اور حکومت کے ارکان کے علیحدہ علیحدہ رہنے میں کئی طرح کے فوائد سمجھے جاتے ہیں۔ اور جمہوری حکومتوں میں عموماً یہی ہوتا ہے کہ برسر اقتدار پارٹی کے ارکان حکومت کے عہدوں سے الگ رہتے ہیں اور جو لوگ حکومت کے عہدے قبول کریں وہ پارٹی کے عہدوں سے دستکش ہو جاتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ یہاں ایسا نہیں ہوا اور یہ بات اختلاف کی خلیج کو بڑھانے کا بہانہ بن گئی۔ لیکن پھر بھی موجودہ حزب مخالف کی پالیسی میں ایسا اصولی اختلاف ہرگز نہیں تھا کہ موجودہ نازک وقت میں علیحدہ پارٹی کا قیام ضروری سمجھا جاتا مگر بد قسمتی سے ذاتی رنجشوں اور شخصیتوں کے سوال نے اس خلیج کو وسیع سے وسیع تر کر دیا اور (خدا محفوظ رکھے) ڈر ہے کہ آنے والے انتخابات نے اس میدان کے لئے اور بھی زیادہ خطرناک کانٹوں کی فصل تیار کر رکھی ہے۔

حق یہ ہے کہ اختلاف رائے اپنی ذات میں ہرگز برا نہیں ہوتا بلکہ دماغی روشنی اور آزادیٔ فکر اور قومی ترقی کے لئے ایک مفید اور ضروری چیز ہے اسی لئے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اختلاف امتی رحمۃ "یعنی میری امت کا اختلاف رحمت کا موجب ہے" مگر ظاہر ہے کہ وہی اختلاف رحمت کا موجب ہو سکتا ہے۔ جو نیک نیتی کے ساتھ صحیح تدبر کے نتیجہ میں قدرتی طور پر پیدا ہو۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال حکمت سے اس ارشاد میں اختلاف کے لفظ کے ساتھ امتی کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جہاں اختلاف کا لفظ بظاہر تشتت اور افتراق کو چاہتا ہے۔ وہاں اُمّۃ کا لفظ اس سے بڑھ کر اتحاد اور اجتماع کا ذریعہ ہے پس ان دونوں لفظوں کو اکھٹا استعمال کرنے میں یقیناً یہی اشارہ کرنا مدنظر تھا کہ وہی اختلاف رحمت کا موجب ہو سکتا ہے۔ جو رسول خدا کے بتائے ہوئے اصولوں اور آپ کی سکھائی ہوئی تعلیم کے اندر رہ کر کیا جائے۔ یعنی اگر ایک طرف رائے کا اختلاف ایک دوسرے سے بظاہر جدا اور ممتاز کرنے والا نظر آئے۔ تو دوسری طرف امت والے اصول مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ پیوست بھی رکھیں اور اس میں کیا شک ہے کہ ایسا اختلاف بڑی رحمت کا

جماعت پر غیر معمولی مالی بوجھ اور احباب جماعت

قرآن کریم میں آتا ہے۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔ جس کے معنی یہ بھی ہیں۔ کہ نیکیاں کرنے کی رُوح اور جذبہ اُسوقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک ہم اپنی محبوب چیزوں سے (اور آج کل کے لحاظ سے مال بھی ہے) اللہ تعالےٰ کے راستہ میں مناسب حصہ خرچ نہیں کرتے لیکن ہم لوگوں نے تو یہ بھی اقرار کیا ہوا ہے کہ

”میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا“

اگر ہم لوگ اپنی آمد کا وہ حصہ بھی ماہ بماہ ادا نہ کریں۔ جو سلسلہ کی طرف سے ہم پر بطور فرض عائد کیا جا چکا ہے۔ تو کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ جو عہد ہم نے کیا ہے۔ اس پر ہم قائم ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر فرمایا۔

”یاد رکھو تمہاری ذمہ داری سب سے پہلے ہے۔ بیشک جو بوجھ تم پر ڈالا گیا ہے۔ وہ دوسروں پر نہیں ڈالا گیا۔ بیشک جو تکالیف خدا تعالیٰ کی خاطر تم نے اُٹھائی ہیں وہ دوسروں نے نہیں اُٹھائیں۔ مگر یہ بھی یاد رکھو۔ جو کچھ تمہیں ملنے والا ہے وہ دوسروں کو نہیں ملے گا۔“

احباب جماعت اس امر سے بھی بے خبر نہیں۔ کہ اس سال جماعت پر مالی لحاظ سے ایک غیر معمولی بوجھ پڑ رہا ہے۔ صدر انجمن کو اپنے دفاتر تعمیر کرانے ہیں سکول اور کالج تعمیر کرانے ہیں ہسپتال تعمیر کرانے ہیں۔ پھر ان اداروں میں کام کرنے والوں کیلئے رہائشی مکان تعمیر کرانے ہیں۔ لیکن آمد کی رفتار اب تک ایسی نہیں کہ بجٹ آمد پورا ہو سکے جماعت میں اخلاص ہے۔ اور اس اخلاص کا دشمن بھی اقرار کرتا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ یہ قیاس کیا جائے۔ کہ عہدیداران جماعت مقامی لازمی چندہ جات کی وصولی میں وہ توجہ نہیں دے رہے۔ جس کی ضرورت ہے۔ اُمراء یا پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے کا فرض ہے۔ کہ ہر ماہ میں کم از کم ایک اجلاس مجلس عاملہ کا اس غرض سے بلائیں۔ کہ اس میں لازمی چندوں کی وصولی اور مرکز میں ترسیل کی رفتار پر غور کیا جایا کرے۔ اور اگر کسی چندہ (حصہ آمد چندہ عام یا مستورات چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ) میں بمقابلہ بجٹ کمی ہو۔ تو مجلس عاملہ غور کر کے مناسب تجاویز سوچے اور ان پر عمل کرائے۔ تا چندوں کی وصولی بجٹ کے مطابق ہو جائے۔ مجلس عاملہ یہ بھی کر سکتی ہے۔ کہ وہ خاص وفد مقرر کرے۔ جو فوری وصولی کا انتظام کرے اگر ضرورت سمجھی جائے۔ یعنی بقایا زیادہ ہو۔ تو تمام جماعت مقامی کا اجلاس بلائے۔ اور انہیں سمجھایا جائے۔ کہ ہر شخص اپنا بقایا چندہ جلد از جلد ادا کرے نیز جماعت پر یہ وضاحت بھی کر دی جائے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ لازمی چندے (حصہ آمد چندہ عام و مستورات چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ) کو پیچھے ڈال کر طوعی چندے ادا کرنا درست نہیں

(نظارت بیت المال)

چندہ تعمیر مسجد ربوہ سَو فیصدی پورا کرنے والوں کی فہرست

ضلع گجرانوالہ کے مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ تعمیر مسجد ربوہ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ جن احباب نے ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ وہ اپنے وعدے کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستری عبد الحق صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ۵/
بابو اقبال احمد صاحب ،، ،، ،، ۲/-
مرزا ارشد بیگ صاحب ،، ،، ،، ۵/۰
بابو نذیر احمد صاحب ،، ،، ،، ۱۰/-
مستری امام الدین صاحب ،، ،، ،، ۲/-
چوہدری محمد اسحٰق صاحب ،، ،، ،، ۲/-
سید محمد یوسف شاہ صاحب ،، ،، ،، ۵/۰
حکیم نظام جان صاحب ،، ،، ،، ۱۰/۰
سید عنایت حسین شاہ صاحب ،، ،، ۳/-
زوجہ صاحبہ ،، ،، ،، ۲/-
مہاجرین کشمیر کیمپ نمبر ۲ ،، ،، ۷/۶
پیر محمد اسلم صاحب ،، ،، ۵/-
مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ،، ،، ۲۱/-
مولوی عبد الکریم صاحب ،، ،، ۱۱/-
چوہدری حاکم الدین صاحب ،، ،، ۵/-
شیخ مختار نبی صاحب ،، ،، ۷/۰
میاں محمد الدین صاحب بمعہ اہل وعیال ،، ،، ۲/-
میاں محمود احمد صاحب بوزدی ورکس ،، ،، ۵/۰
ماسٹر محمد بخش صاحب بمعہ اہل وعیال ،، ،، ۵/
سید تفضل حسین شاہ صاحب ،، ،، ۱۰/۰
بابو عبد الکریم صاحب ،، ،، ۱۰/-
شیخ عبد الرحیم صاحب ،، ،، ۱۰/-
عبد الرشید صاحب کھوکھر طالب علم ،، ،، -/۸/-
ماسٹر محمد شفیع صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ ،، ،، ۱۰/۰
چوہدری سلطان محمود صاحب ،، ،، ۱/۰
ملک محمد مقبول احمد صاحب ،، ،، ۳/-
ماسٹر محمد علی صاحب ،، ،، ۲/-
خواجہ عبد الرحمٰن صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ ،، ،، ۵/-
ماسٹر محمد لطیف صاحب ،، ،، ۲/-
میاں مراد علی صاحب ،، ،، ۵/-
حکیم محمد ابراہیم صاحب عادل ،، ،، ۱/۰
ماسٹر ظہور الدین صاحب کھوکھر ،، ،، ۱۰/-
ماسٹر عبد الرحیم صاحب ،، ،، ۵/-
منیر الدین صاحب
میر محمد بخش صاحب میر ،، ،، ۵۰/۰
خنہ دار اللہ ،، ،، ۲۰/-
چوہدری محمد حیات خان صاحب نمبردار جماعت احمدیہ مانگٹ اونچے ۲۱/
،، سردار خان صاحب ،، ،، ۲۰/-
میاں محمد علی صاحب ۵/۰
نور محمد صاحب نومسلم ۳/-

جمال الدین صاحب جماعت احمدیہ مانگٹ اونچے ۵/-
محمد الدین صاحب ،، ،، ۵/۰
منشی پیر محمد صاحب ،، ،، ۲/-
چوہدری نور احمد صاحب مانگٹ ،، ،، ۵/۰
محمد فیروز صاحب ٹیلر ماسٹر ،، ،، ۵/-
سلطان احمد صاحب ،، ،، ۲/-
مولوی محمد عبد اللہ صاحب ،، ،، ۲/-
فیروز الدین صاحب مہاجر ،، ،، ۲/-
بلال الدین صاحب مہاجر ،، ،، ۲/-
محمد اسمٰعیل صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ جماعت احمدیہ پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ ۳/-
ملک محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ ،، ،، ۲/-
میاں نواب الدین صاحب ،، ،،
بمعہ اہلیہ صاحبہ ۲/-
میاں نور محمد صاحب و شریف احمد صاحب جماعت احمدیہ پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ ۳/-
راج محمد صاحب ملک امام الدین صاحب مستری نواب الدین صاحب
میاں محمد مراد صاحب جماعت احمدیہ پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ ۵/-
میاں فتح الدین صاحب جماعت احمدیہ پیر کوٹ ضلع گجرانوالہ ۵/۰
میاں خدا بخش صاحب ،، ،، ۱/-
مستری فضل احمد صاحب سلطان احمد صاحب ،، ،، ۵/-
ماسٹر محمد شفیع صاحب ،، ،، ۵/۰
غازی احمد صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ ،، ،، ۲/-
میاں سجادہ صاحب۔ اللہ دتہ صاحب
سلطان احمد صاحب نور الدین صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ
جماعت احمدیہ پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ ۵/۰
چوہدری راج محمد صاحب۔ میاں حیات محمد صاحب
ملک رحمت خان صاحب جماعت احمدیہ پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ ۶/-
میاں عبد العزیز صاحب جماعت احمدیہ پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ ۵/۰
ملک احمد خان صاحب ،، ،، ۲/۰
ملک محمد سعید صاحب ،، ،، ۲/-
مرزا محمد یعقوب صاحب قائمقام سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ پنج ہتھ ضلع
گوجرانوالہ ۸/۱۵/-

(نظارت بیت المال)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

آپ کا قومی روزنامہ
الفضل

ایک زندہ تعلیم یافتہ روحانی جماعت کے اندر جس قدر اس کے اپنے پرچہ کی خریداری ہونی چاہیئے۔ اتنی اس وقت نہیں ہے۔ حالانکہ اس وقت یہی ایک روز نامہ ہے جو تعلیمی۔ تربیتی۔ تبلیغی خدمت بجالانے کے علاوہ تازہ خبریں اور غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے حالات آپ تک پہنچاتا ہے۔

اگر آپ یہ پرچہ کسی سے مانگ کر پڑھ لیتے ہیں۔ تو اپنے اہل وعیال کا حق دبا رہے ہیں۔ جن کا حق ہے کہ یہ پرچہ روزانہ ان تک پہونچے۔ اور ان کے گھر میں موجود رہے۔ تاکہ وہ اسے حسب موقع بار بار دیکھیں اور تازہ بتازہ روحانی وعلمی فوائد حاصل کریں۔

اس موقع پر جملہ مبلغین کرام۔ خطیب حضرات عہدیداران جماعت اور سلسلہ کا درد رکھنے والے اصحاب سے گزارش ہے کہ وہ متواتر اس کی اہمیت کا احساس اپنے بھائیوں کو کراتے رہیں۔ جو اس پرچہ کی خریداری ضروری نہیں خیال فرماتے اور اس امر کی تحریک فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ زیر تبلیغ اصحاب کو پرچہ پہونچایا جائے۔

اپنے شہر کے ایجنٹ ورنہ براہ راست دفتر ہذا کے ذریعہ پرچہ جاری کرایا جاسکتا ہے۔

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام جہان کے لئے آسمانی پیغام!

مفت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

انگریزی میں کارڈ آنے پر

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن!

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

طاقت کی گولی
ناطاقتی۔ پٹھوں کی کمزوری دور کر کے شاہ زور اور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ پانچ روپے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بینظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
قیمت فی تولہ دو روپے ۸؍
جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے ہمیشہ خریدتے وقت غور سے
شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل پڑھ لیا کریں

حب مروارید ی
ضعف دل۔ کمی خون اعضائے رئیسہ کی کمزوری دور کر کے خون کثرت سے پیدا کرتی ہے　پانچ روپے

روغن عنبری
بیرونی مالش سے بے حس پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں
قیمت دو روپے

حب اکسیر!
کثرت احتلام وجریان کو دور کر کے طاقت کو دوبارہ پیدا کرتی ہے۔　قیمت چار روپے

اکسیر اٹھرا
حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اسکا استعمال از حد مفید ہے
قیمت مکمل خوراک سولہ روپے۔

دوا ملنے کا پتہ:۔ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

نقد ونظر

(۱) گائیڈ ٹو کریرز فار میٹریکولیشن، انڈر گریجوایٹس اینڈ گریجوایٹس (انگریزی میں ہے)

ضخامت ۴۸ صفحات۔ روزگار اور دیگر صنعتی وحرفتی تعلیم کے خواہشمند نوجوانوں کے لئے مفید معلومات سے پُر ہے۔ تقریباً ہر ملک سے معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ پاکستان میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب معلوم ہوتی ہے (قیمت ایک روپیہ)

۲۔ گائیڈ ٹو ورلڈ سکالرشپس (انگریزی میں)

ضخامت ۱۲۶ صفحات قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ہر فن وادب کے سکالرشپ کے متعلق معلومات درج ہیں دنیا کی تقریباً ہر بڑی یونیورسٹی اور دیگر تعلیمی اداروں کے وظائف کے متعلق کافی معلومات درج ہیں۔ امریکہ میں تعلیم پانے اور اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ملازمتوں کے متعلق مفید معلومات درج ہیں۔

یہ دونوں کتابیں ورلڈ انفارمیشن لاہور نے شائع کی ہیں۔ اور مکتبہ تحریک بالمقابل ۱۶۰ انارکلی لاہور سے مل سکتی ہیں۔

قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔

(مینجر)

اشتہار　$\frac{1653}{51-1-27}$

بعدالت جناب سید کرم شاہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مظفر گڑھ

مدعی　محمد نواز ولد فرید بخش قوم جٹ وڑائچ سکنہ علی پور ضلع مظفر گڑھ۔

ستھالو۔ حسین۔ مالو۔ دتو ویا پسران مراد علی قوم جٹ بگول ساکنان ضلع منڈی شاہ تحصیل علی پور ساکنان

بنام　نونہال کشن ولد داتا رام قوم نائیہ سکنہ علی پور ضلع مظفر گڑھ حال ہندوستان　فریق ثانی

دعویٰ فک الرہن　رہن میعادی،

اراضی موافق کھاتہ نمبر ۱۳۲- ۲۳۳ نمبر ۲۷- ۲۰۹ و نقل کھاتہ نمبر ۳۵ چاہ ریکھ والا متصل بگول ٹڈیرہ تحصیل علی پور

بمقدمہ صدر۔ فریق ثانی ترک سکونت کر کے ہندوستان چلا گیا ہوا ہے۔ جن پر معمولی طریقہ سے تعمیل نہیں ہو سکتی لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ فریق ثانی بغرض پیروی بہ تقرر $\frac{2}{51}$ ۳ حاضر عدالت آوے۔ بصورت عدم حاضری کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ $\frac{1}{51}$ ۲۳

دستخط حاکم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ

مہر عدالت

دزاں ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) اسقاط حمل اور بچوں کا بچپن میں فوت ہو جانے کا بہترین علاج۔ قیمت مکمل کورس اٹھائیس روپیہ

جنین اکسیر اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال بھی بہت ہی فائدہ دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

$\frac{1804}{30\frac{1}{51}}$　**بعدالت جناب فتح اقبال احمد صاحب ڈپٹی کسٹوڈین بہادر گجرات**

مقدمہ ع ۳ بابت سنہ ۱۹۵۰ء

فتح محمد وغیرہ پسران خان محمد اقوام جٹ سکنائے مانگٹ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

بنام　R. A. درشن سنگھ۔ دویل سنگھ پسران حاکم سنگھ و بسنت سنگھ ولد آتما سنگھ ولال سنگھ ولد ارجن سنگھ اقوام بھاٹیہ۔ سکنائے مانگٹ تحصیل پھالیہ

درخواست زیر دفعہ ۱۸ آرڈیننس نمبر ۱۵ ۱۹۴۹ء برائے تر دید کہ اراضی واقعہ رقبہ مانگٹ کے بذریعہ انتقال سائلان مالک ہیں۔

بنام　درشن سنگھ دویل سنگھ۔ پسران حاکم سنگھ۔ بسنت سنگھ ولد آتما سنگھ ولال سنگھ ولد ارجن سنگھ اقوام بھاٹیہ سکنائے مانگٹ تحصیل پھالیہ

سائلان نے عدالت ہذا میں درخواست گذرانی ہے۔ کہ اسے جائداد بالا میں حقوق مندرجہ عنوان حاصل ہیں۔ اور ہرگاہ عدالت کو یقین ہو چکا ہے۔ کہ مسؤل علیہم متذکرہ بالا کی تعمیل معمولی طریق سے ہونی دشوار ہے۔ لہٰذا بنام مسؤل علیہم مذکور نوٹس بذریعہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ عدالت ہذا میں $\frac{2}{51}$ ۷ برائے پیروی وجوابدہی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہ ہوں گے۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اور درخواست بالا ان کی غیر حاضری میں سماعت ہو گی۔ آج بتاریخ $\frac{1}{51}$ ۲۶ بہ ثبت ہمارے دستخط ومہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈپٹی کسٹوڈین املاک متروکہ گجرات　مہر عدالت

NO 15 - J. D/27 1/51

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ (۵)

پاکستان میں پارٹیوں کا قیام

موجب ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک طرف تو ضمیر اور فکر کی آزادی قائم رہتی ہے۔ جو ذہنی ترقی کا موجب ہے۔ اور دوسری طرف اصل الاصول کے اتحاد کی وجہ سے تشتت اور افتراق کی صورت بھی پیدا نہیں ہوتی

پس موجودہ حالات میں صحیح اور مخلصانہ مشورہ یہی ہے۔ کہ اول تو پیش آمدہ حالات بہت نازک ہیں۔ اگر اب بھی کوئی اتحاد و اتفاق کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ تو اسکی کوشش ہونی چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی اتحاد قربانی کی روح کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر یہ ناممکن ہو، تو پھر اختلاف امتی رحمۃ کا سنہری ارشاد ہر پارٹی کے سامنے رہنا ضروری ہے۔ پس بے شک اختلاف کرو مگر ان اصولوں سے تجاوز نہ کرو۔ جو خدا اور اسکے رسولؐ نے مقرر کر رکھے ہیں۔ اختلاف کرو مگر اسے افتراق و انشقاق کی بجائے رحمت کا ذریعہ بناؤ اختلاف کرو مگر یہ اختلاف بھائیوں والا اختلاف ہو نہ کہ دشمنوں والا اختلاف کرو مگر یہ اختلاف دماغ کا ہو نہ کہ دل کا۔

بالآخر قرآن حکیم کی اس زرین ہدایت سے بہتر کوئی مشورہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اطیعوا اللہ و رسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم واذکروا نعمت اللہ علیکم ان کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم کذالک یبیّن اللہ لکم اٰیٰتہ لعلکم تھتدون۔

”یعنی اے مسلمانو خدا اور اس کے رسولؐ کے فرمانبردار رہو۔ اور آپس میں مت جھگڑو کہ اس طرح تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور خدا کی اس نعمت کو یاد رکھو کہ تم باہم دشمن تھے۔ اور خدا نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کی۔ اور تم اس کی اس نعمت کے نتیجہ میں بھائی بھائی بن گئے اور تم ایک آگ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچے ہوئے تھے۔ مگر خدا نے تمہیں اس سے بچا لیا یہ خدا کی آیات ہیں جو تمہیں اسلئے سنائی جاتی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ ہدایت کا رستہ پاؤ“

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

کپاس کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی

(بقیہ صفحہ اول)

آجکل بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنانے کی دو سکیموں کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے جن کے مکمل ہو جانے پر صرف کپاس کے زیر کاشت رقبہ میں مزید پانچ لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہوگا۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں پہلے کی نسبت اندازاً دو اڑھائی لاکھ گانٹھیں زیادہ پیدا ہونے لگیں گی۔ اس ضمن میں آپ نے سکھر بیراج پراجکٹ اور منظور شدہ بیراج پراجیکٹ کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ حکومت ایک تحقیقاتی ادارہ قائم کر رہی ہے۔ جس کی مدد سے زمین کی زرخیزی کو بڑھانے کی کوشش کی جائے گی اور اس طرح کپاس کی فی ایکڑ پیداوار میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ گذشتہ پانچ سال میں کپاس کی کل پیداوار تیرہ چودہ لاکھ سے بڑھکر بیس لاکھ گانٹھوں تک پہنچ جائے گی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ کپاس کی پیداوار بڑھانے کے ساتھ ساتھ کپڑے کی صنعت کو فروغ دینے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے تقسیم برصغیر کے وقت صرف ایک لاکھ ۷۷ ہزار تکلے کام کر رہے تھے۔ حکومت کی کوشش یہ ہے کہ پانچ سال کے اندر اندر تکلوں کی تعداد دس لاکھ تک بڑھا دی جائے۔ سردست ۷ لاکھ ۷۵ ہزار تکلے نصب ہو چکے ہیں۔ ان میں سے قریباً دو لاکھ تکلوں نے کام بھی شروع کر دیا ہوا ہے۔ پانچ سال کے اندر اندر دس لاکھ تکلے مکمل ہو جانے کے بعد پاکستان کو خود کفیل بنانے کے لئے پندرہ لاکھ تکلے اور لگائے جائیں گے۔ اس طرح جب تکلوں کی مجموعی تعداد ۲۵ لاکھ تک پہنچ جائے گی تو پاکستان کی کپاس کا بیشتر حصہ اپنے ہی ملک میں استعمال ہو سکے گا۔ لیکن چونکہ پاکستان کپاس کو بیرونی سکے حاصل کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی پیداوار مزید بڑھانی ہوگی۔ تاکہ نہ صرف اپنی ضرورت ہی پوری ہو سکے بلکہ برآمد کیلئے کافی مقدار میں فالتو کپاس بھی فراہم ہو سکے اور بیرونی سکے حاصل کرنے میں مدد مل سکے آپ نے مزید بتایا کہ کپاس کی پیداوار بڑھانے کے ساتھ کپاس کا معیار بلند کرنے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس وقت کپاس کے دو تحقیقاتی ادارے کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک لائلپور میں ہے اور دوسرا سندھ کے شہر میرپور خاص میں۔ کپاس کی نئی قسمیں پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس میں تجربات کافی حد تک کامیاب ثابت ہو چکے ہیں۔

آج سہ پہر کے اجلاس میں کمیٹی نے فن لینڈ کو باقاعدہ ممبر بنانا منظور کر لیا۔ نیز چار کمیٹیاں بنانے کا فیصلہ کیا گیا جو تنظیم مالی امور اطلاعات اور اعداد و شمار سے متعلق مسائل پر غور و خوض کریں گی۔ کمیٹی کے اس (۳)

ہندوستانی اٹھنیاں اور چونیاں تبدیل کرائیے

لاہور یکم فروری۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام ہندوستانی اٹھنیاں اور چونیاں جو یکم دسمبر ۱۹۴۸ء سے چالو نہیں رہی ہیں انہیں تمام سرکاری خزانوں اور امپیریل بنک آف انڈیا کی ایسی برانچوں سے جو ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء تک سرکاری خزانوں کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں تبدیل کرایا جائے۔

لاہور یکم فروری۔ کل میونسپل کمیٹی قصور نے ڈپٹی کمشنر لاہور کی خدمت میں پاکستان سیونگ سرٹیفکیٹ خریدنے کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ کا چیک پیش کیا۔

کراچی یکم فروری۔ گورنر جنرل پاکستان لاڑکانہ اور جیکب آباد کا دورہ ختم کرکے واپس یہاں پہنچ گئے۔ آپ نے آج لاڑکانہ میں ایک سول ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔

ہیگ یکم فروری۔ آج ہالینڈ سے لیبر لیڈر نے نئی کابینہ کی ترتیب کی کوششیں ترک کر دیں۔

سائیگون یکم فروری۔ آج ویٹ نامی فوجوں نے ہند چینی میں ایک امریکی طیارہ بردار جہاز پر گولیاں چلائیں۔ یہ جہاز سائیگون کی بندرگاہ کی طرف جا رہا تھا۔

کراچی یکم فروری۔ مشرق وسطیٰ میں امریکی بحری فوج کے کمانڈر آج خیرسگالی کے مشن پر کراچی پہنچے۔ پاکستان کے ساحلی توپ خانے نے منوڑہ سے ان کے جہاز کو ۱۲ فیروں کی سلامی دی۔

کراچی یکم فروری۔ حکومت پاکستان کی طرف سے شاہ ایران کی شادی کے موقعہ پر چاندی کے ایک صندوقچے میں کلام پاک کا ایک نسخہ تحفۃً پیش کیا جائے گا۔ دلہن کو غرارہ کا ایک جوڑا، ایک طلائی ہار اور بعض بیش قیمت زیور ہدیۃً دیئے جائیں گے۔

پشاور یکم فروری۔ مردم شماری کے کمشنر نے اپنے چار روزہ دورہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ صوبے میں مردم شماری کے انتظامات اطمینان بخش ہیں۔

چاٹگام یکم فروری۔ پاکستان اور فرانس کے تجارتی معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کراچی اور چاٹگام سے لائسنس کے ذریعے سامان منگوانے کی تاریخ ۲۸ فروری تک بڑھا دی گئی ہے۔

قاہرہ یکم فروری۔ مصر میں پاکستانی سفیر سیٹھ اسحاق نے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی میں شرکت کرنے والے سات عرب ملکوں کے وزرائے اعظم سے ملاقات کی۔

---

(۵) اجلاس میں ۲۲ ملکوں کے ۵۰ سے زائد نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔ ان میں بعض یورپی اداروں کے نمائندے بھی شامل ہیں (سٹاف رپورٹر)

امریکہ اور برطانیہ میں اسلحہ بندی کے اخراجات میں اضافہ

لنڈن یکم فروری۔ جو ماہرین جدید اسلحہ بندی کے اخراجات کا حساب لگا رہے ہیں۔ وہ ان اخراجات کے اضافہ پر سخت متحیر ہیں۔

تخمینہ کیا گیا ہے کہ برطانیہ اپنے دفاعی انتظامات کو مستحکم بنانے پر ۱۵۰۰۰۰۰۰۰ پاونڈ صرف کرے گا جس میں ۸۰۰۰۰۰۰۰ پاونڈ فوج پر صرف ہوں گے۔ لیکن یہ بات واضح ہوتی جا رہی ہے کہ سامان کے اخراجات میں زیادتی اور سپاہیوں کی تنخواہ میں اضافہ کی وجہ سے یہ رقم اب فوج کو اسکے مقابلہ میں صرف ایک تہائی مستحکم بنا سکے گی۔ جتنا جنگ کے زمانہ میں اس رقم سے ممکن تھا یقین کیا جاتا ہے کہ ایک سنچورین ٹینک کی تیاری پر تقریباً ۶۰۰۰۰ پاونڈ صرف ہوتے ہیں جنگ کے زمانہ کا چرچل ٹینک ۸۰۰۰ پاونڈ میں تیار کیا جا سکتا تھا۔ اسلئے ایک نئے ٹینکوں کے ڈویژن کی ترتیب میں جسکے پاس سنچورین ٹینک ہوں۔ صرف ٹینکوں پر ۱۵۰۰۰۰۰ پاونڈ صرف ہونگے اسکے علاوہ خود چلنے والی توپیں بھی ہوں گی جن کا خرچ قریب قریب ٹینک ہی کے برابر ہوتا ہے اور لاریاں اور دوسرے چھوٹے چھوٹے سامانوں کی بھی ضرورت ہوگی۔

امریکہ میں قیمتیں اس سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ امریکہ کے فوجی ماہرین کا اندازہ ہے کہ کوریا میں جنگ شروع ہونے سے پہلے جتنی رقم میں ۱۰۰ لاریاں خریدی جا سکتی تھیں۔ اس میں اب صرف ۸۰ لاریاں خریدی جا سکیں گی۔

گذشتہ جنگ کے دوران میں ایک امریکی بکتربند ڈویژن کا ابتدائی خرچ ۱۴۰۰۰۰۰۰ پاونڈ تھا آج یہ خرچ کم از کم ۶۵۰۰۰۰۰۰ پاونڈ ہے۔ ایک پیدل ڈویژن جن پر پہلے ۶۰۰۰۰۰۰ پاونڈ صرف ہوتے تھے اب تقریباً ۲۷۰۰۰۰۰۰ پاونڈ صرف ہوتے ہیں۔ (اسٹار)